بیت اللہ کی تعمیر کے ساتھ تعلق رکھنے والے مقاصد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے گہرا تعلق ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷؍اپریل ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک ربوہ)

☆ بیت اللہ کی از سرنو تعمیر کے تیئس عظیم الشان مقاصد۔

☆ بیت اللہ کی حفاظت اور عظمت کے قیام کیلئے یہ انتظام کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی اولاد کو خانہ خدا کی خدمت کیلئے وقف کریں۔

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تعمیر بیت اللہ کے وقت ہی اس کے اغراض و مقاصد بتا دیئے گئے تھے۔

☆ کوئی ایسا حملہ جو خانہ کعبہ کو مٹانے کیلئے کیا جائے گا وہ کامیاب نہیں ہوگا۔

☆ خانہ کعبہ کے قیام کے نتیجہ میں خدائے سمیع اور علیم کی معرفت دنیا حاصل کر سکے گی۔

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۚo فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرَاھِیۡمَ ۬ۚ وَمَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَo (ال عمران:۹۸،۹۷)

وَاِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَیۡتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمۡنًا ط وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰھٖمَ مُصَلًّی ط وَعَھِدۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰھٖمَ وَاِسۡمٰعِیۡلَ اَنۡ طَھِّرَا بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ وَالۡعٰکِفِیۡنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوۡدِo وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰھٖمُ رَبِّ اجۡعَلۡ ھٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارۡزُقۡ اَھۡلَہٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنۡ اٰمَنَ مِنۡھُمۡ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ط قَالَ وَمَنۡ کَفَرَ فَاُمَتِّعُہٗ قَلِیۡلًا ثُمَّ اَضۡطَرُّہٗۤ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ ط وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُo وَاِذۡ یَرۡفَعُ اِبۡرٰھٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَیۡتِ وَاِسۡمٰعِیۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُo رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً لَّکَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبۡ عَلَیۡنَا ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُo رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡھِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡھُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُھُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَیُزَکِّیۡھِمۡ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُo (البقرۃ:۱۲۶تا۱۳۰)

اور فرمایا:۔

ایک اہم موضوع پر میں بعض خطبے پڑھ چکا ہوں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک گھر تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے بنایا مگر انہوں نے اس کی عظمت کو نہ پہچانا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ برباد ہو گیا اور اس کا نام ونشان مٹ گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ نشان دہی کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ سے اسے از سر نو تعمیر کروایا اور اس کی حفاظت کیلئے اور اس کی عظمت کے قیام کیلئے یہ انتظام کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی اولاد کو اس خانہ خدا کی خدمت کیلئے وقف کریں۔ چنانچہ آپ کی اولاد

ایک لمبا عرصہ اس خدمت پر لگی رہی اور دو ہزار پانچ صد سالہ خدمت اور دعاؤں کے نتیجہ میں وہ قوم تیار ہوئی جو کامل اور مکمل اور عالمگیر شریعت کی ذمہ داریوں کے بارِ گراں کو اٹھانے کی قوت اور استعداد اپنے اندر رکھتی تھی۔

پھر میں نے بتایا تھا کہ یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں اللہ تعالیٰ نے ان تیئیس اغراض و مقاصد کا ذکر کیا ہے جن کا تعلق تعمیر بیت اللہ سے ہے اور ان تمام مقاصد کے حصول کا تعلق بعثت نبوی ﷺ سے ہے۔ ان اغراض میں سے پانچ کے متعلق میں نے گذشتہ خطبہ میں آپ دوستوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا اوّل یہ کہ یہ گھر وُضِعَ لِلنَّاسِ تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے تعمیر کروایا جا رہا ہے دوسرے یہ کہ مُبٰرَكًا اس کے اندر مبارک ہونے کی صفت پائی جاتی ہے۔ مادی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی تیسرے یہ کہ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ تمام جہانوں کے لئے اسے ہم موجب ہدایت بنانا چاہتے ہیں اور ہدایت کے لئے ہر چہار معنی کی رو سے اسے اللہ تعالیٰ نے عالمین کے لئے ہدایت کا مرکز بنایا ہے چوتھے یہ کہ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ۔ یعنی آسمانی نشانات کا ایسا سلسلہ یہاں سے جاری کیا جائے گا جو قیامت تک زندہ رہے گا اور ایک ایسا چشمہ آسمانی تائید کا یہاں سے پھوٹے گا جو کبھی خشک نہیں ہوگا۔ اور پانچویں مَقَامُ اِبْرٰهِيْمَ کے الفاظ میں یہ بتایا کہ وہ عبادت جو محبت اور ایثار کی بنیادوں پر استوار کی جاتی ہے اس عبادت کا یہ مرکزی نقطہ ہوگا اور ایک قوم جو آئندہ ہوگی تمام اقوام کی اور نمائندہ ہوگی ہر زمانہ کی، پیدا کی جائے گی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ کے گناہ سوز عشق سے سرشار ہوگی اور خدا تعالیٰ کے قرب کی راہیں اس پر ہمیشہ کھلی رہیں گی۔

یہ پانچ مقاصد تھے جن کے متعلق میں نے گذشتہ جمعہ میں تفصیل سے بیان کیا تھا کیونکہ مجھے ان مقاصد میں سے ہر ایک کی طرف پھر واپس آنا ہے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ ان میں سے ہر ایک کا تعلق نبی کریم ﷺ کی بعثت سے ہے اور یہ کہ وہ کس طرح اور کس شکل میں حاصل ہوا۔ اس لئے آج میرا ارادہ یہ ہے کہ میں بڑے ہی اختصار کے ساتھ ان مقاصد کو بیان کروں اور کوشش کروں کہ تیئیس مقاصد میں سے جو باقی رہ گئے ہیں ان سب کو آج کے خطبہ میں بیان کر دوں آگے جو خدا کو منظور ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا بیت اللہ کی تعمیر کی چھٹی غرض یہ ہے کہ جو بھی اس کے اندر داخل ہوگا یعنی ہر وہ شخص جو ان عبادات کو بجا لائے گا جن کا تعلق بیت اللہ سے ہے دنیا اور آخرت

کے جہنم سے وہ خدا کی پناہ میں آ جائے گا اور اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ پس چھٹی غرض بیت اللہ کی تعمیر کی یہ ہے کہ اللہ کا ایک ایسا گھر بنایا جائے کہ جس کے ساتھ بعض عبادات تعلق رکھتی ہوں اور جو شخص بھی خلوص نیت کے ساتھ اور کامل اور مکمل طور پر ان عبادات کو بجا لائے گا اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے۔ کہ اس کے تمام پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا اور نارِ جہنم سے وہ محفوظ ہو جائے گا۔

ساتویں غرض بیت اللہ کی اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ بتائی ہے کہ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد یا اہل عرب پر ہی یہ فرض نہیں کہ وہ بیت اللہ کا حج کریں بلکہ بیت اللہ کی تعمیر کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ اقوام عالم بیت اللہ کے حج کے لئے اس مقام پر جمع ہوں (میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام اغراض مقاصد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ کی تعمیر کے وقت ہی بتا دیئے گئے تھے جیسا کہ بہت سے قوی قرائن اس کے متعلق قرآن کریم سے ملتے ہیں) غرض اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ کہا کہ یہ خدا تعالیٰ کا ایک ایسا گھر ہے کہ تمام اقوام عالم پر جو مجھ پر ایمان لائیں گی اور میرے رسول ﷺ پر بھی ایمان لائیں گی اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر میری اطاعت کا جوآ اپنی گردنوں پر رکھیں گی ان کے لئے حج بیت اللہ فرض قرار دیا جائے گا اور اس طرح اس جگہ کو مرجع خلائق اور مرجع عالَم بنا دیا جائے گا۔

آٹھویں غرض یا آٹھواں مقصد بیت اللہ کی تعمیر کا یہ بتایا کہ یہ مَثَابَةً ہے۔ اس لفظ میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ دنیا کی اقوام فرقہ فرقہ بن گئی ہیں اور جس وقت یہ فرقہ بندی اپنی انتہا کو پہنچ جائے گی اس وقت ایک ایسا رسول مبعوث کیا جائے گا جو بیت اللہ کی اس غرض کو پورا کرنے والا ہو گا اور ان متفرق اقوام کو ایک مرکز پر لا جمع کرے گا۔ وہ سب کو عَلٰى دِيْنٍ وَّاحِدٍ لے آئے گا۔ پس یہاں بتایا کہ باوجود اس کے کہ تفرقہ ایک وقت پر اپنی انتہا کو پہنچ جائے گا اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ اس وقت ایک ایسے رسول کو مبعوث فرمائے جو تمام اقوام کو اُمَّةً وَّاحِدَةً بنا دے۔

نواں مقصد یہاں یہ بیان کیا کہ اَمْنًا یعنی یہ گھر جو ہے یہ اَمْنًا لِلنَّاسِ ہے۔ یہاں اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم نے اپنے اس گھر کو ایسا بنانا چاہا ہے کہ اس کے ذریعہ اور صرف اس کے ذریعہ دنیا کو امن نصیب ہو گا کیونکہ صرف یہ ایک گھر ہو گا جسے بیت اللہ کہا جا سکتا ہے اس کو چھوڑ کر اور ان تعلیموں کو نظر انداز کر کے

جن کا تعلق اس گھر سے ہے دنیا کی کوئی تنظیم امن عالم کے لئے کوشش کر کے دیکھ لے وہ کبھی اس میں کامیاب نہیں ہوگی۔ حقیقی امن دنیا کو صرف اس وقت اور صرف اسی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں مل سکتا ہے جو تعلیم وہ نبی دنیا کے سامنے پیش کرے گا جو خانہ کعبہ سے کھڑا کیا جائے گا۔

امن کے ایک دوسرے معنی کے لحاظ سے اَمْـنًـا لِلنَّـاسِ کے معنی یہ بھی ہیں کہ دنیا روحانی طور پر اطمینان قلب صرف مکہ معظّمہ اور صرف اس آخری شریعت کے ساتھ پختہ تعلق پیدا کرنے کے نتیجہ میں حاصل کر سکے گی جو آخری شریعت مکہ میں ظاہر ہوگی اور تمام اقوام عالم کو پکار رہی ہوگی اپنے ربّ کی طرف اور چونکہ اطمینانِ قلب ہر انسان کو اس وقت حاصل ہوتا ہے جب اس کے فطری تقاضوں کو وہ تعلیم پورا کرنے والی ہو اور اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر جتنی قوتیں اور استعدادیں پیدا کی ہیں ان سب کی راہ نمائی اور نشوونما کرنے کے قابل ہو پس یہاں یہ فرمایا کہ مکہ گھر ہوگا ایک ایسی تعلیم کا جو حقیقی طور پر دنیا کو اطمینانِ قلب پہنچانے والی ہوگی یعنی ہر دو معنی یہاں چسپاں ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دنیا کو اگر امن نصیب ہوسکتا ہے تو وہ مکہ کی وساطت سے دوسرے یہ کہ دنیا کی ارواح اگر اطمینانِ قلب حاصل کرسکتی ہیں۔ دنیا کی عقلیں اگر تسلی پاسکتی ہیں تو صرف اس تعلیم کے نتیجہ میں جو مکہ میں نازل ہوگی۔

دسویں غرض اور دسواں مقصد ان آیات میں خانہ کعبہ کا اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ اِتَّـخِـذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی اس سے پہلی ایک آیت میں مَقَامِ اِبْرٰھٖمَ کا ذکر تھا۔ اس سے مراد یہ تھی کہ یہ مقام ایسا گھر ہے جہاں بنیاد ڈالی گئی ہے اس حقیقی عبادت کی جو محبت اور ایثار اور عشق الٰہی کے چشمہ سے بہہ نکلتی ہے اور اِتَّـخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی میں اس عبادت کا ذکر ہے جو تذلّل اور انکسار کے منبع سے پھوٹتی ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ بیت اللہ کی تعمیر کی ایک غرض یہ ہے کہ ایک ایسی قوم پیدا کی جائے جو تذلّل اور انکسار کے ساتھ اپنے ربّ کی عبادت کرنے والی ہو اور جو تذلّل اور انکسار کی عبادت کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام کے ظل ساری دنیا میں قائم کرے اور اشاعت اسلام کے مراکز کو قائم کرنے والی ہو۔

گیارھویں غرض تعمیر بیت اللہ کی یہ بیان کی گئی ہے کہ طَهِّـرَا بَيْتِيَ اور اس میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ خانہ کعبہ کو ظاہری صفائی اور باطنی طہارت کا سبق سیکھنے کے لئے ساری دنیا

کے لئے بطور ایک جامعہ اور یونیورسٹی اور ایک مرکز کے بنایا جائے۔

بارھویں غرض تعمیر کعبہ کی یہ بتائی گئی ہے کہ لِلطَّآئِفِیْنَ یعنی اقوام عالم کے نمائندے بار بار یہاں جمع ہوا کریں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قریباً اڑھائی ہزار سال پہلے یہ بتایا تھا کہ تمام اقوامِ عالم کے نمائندے بار بار یہاں آئیں گے طواف کرنے کے لئے بھی اور دوسری ان اغراض کے پورا کرنے کے لئے بھی جن کا تعلق خانہ کعبہ سے ہے۔

تیرھواں مقصد یہ بیان کیا گیا ہے کہ وَالْعٰکِفِیْنَ خانہ کعبہ اس غرض سے ازسرِنو تعمیر کروایا جارہا ہے کہ اس کے ذریعہ سے ایک ایسی قوم پیدا کی جائے جو اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنے والے ہوں اور اس طرح بیت اللہ کے مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں۔

چودھواں مقصد یہاں یہ بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ ایک ایسی قوم پیدا کی جائے جو توحید باری پر قائم ہو اور جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے اپنی زندگیوں کو گزارنے والی ہو۔

پندرھواں مقصد یہ بیان ہوا ہے کہ بَلَدًا اٰمِنًا۔ امن کا لفظ ان آیات میں تین مختلف مقاصد کے بیان کے لئے اللہ تعالیٰ نے استعمال کیا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس گھر کو دنیا کے ظالمانہ حملوں سے اپنی پناہ میں رکھیں گے اور کوئی ایسا حملہ جو خانہ کعبہ کو مٹانے کے لئے کیا جائے گا وہ کامیاب نہیں ہوگا بلکہ حملہ آور تباہ و برباد کر کے رکھ دیئے جائیں گے تا دنیا اس سے یہ نتیجہ اخذ کرے کہ وہ نبی جسے ہم یہاں سے مبعوث کرنا چاہتے ہیں وہ بھی خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہوگا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کی ذات کو ہلاک یا اس کے مشن کو ناکام نہیں کرسکے گی اور تا دنیا یہ بھی نتیجہ نکالے کہ جو شریعت نبی معصوم کو دی جائے گی وہ ہمیشہ کے لئے ہوگی اور خدا تعالیٰ اس کی حفاظت کا خود ذمہ دار ہوگا۔

سولہویں غرض جو خانہ کعبہ سے وابستہ ہے وہ یہ ہے کہ وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا کہ میں بیت اللہ کو ازسرِنو تعمیر کروا رہا ہوں اس غرض سے بھی کہ تا بیت اللہ اور اس کی برکات کو دیکھ کر دنیا اس نتیجہ پر پہنچے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے پر موت وارد کرتے ہیں اور اس کے ہو کر اس کی راہ میں قربانی دیتے ہیں اور دنیا سے کٹ کر صرف اسی کے ہی ہو رہتے ہیں ان کے اعمال ضائع نہیں ہوتے بلکہ شیریں پھل انہیں ملتا ہے اور عاجزانہ اور عاشقانہ اعمال کے بہترین نتائج ان

کے لئے مقدّر کئے جاتے ہیں۔

سترھویں غرض بیت اللہ کے قیام کی یہ بتائی کہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا بیت اللہ کی تعمیر کی ایک غرض یہ ہے کہ تا دنیا یہ جانے اور پہچانے کہ روحانی رفعتوں کا حصول دعا کے ذریعہ سے ہی ممکن ہے۔ جب دعا میں انسان کا تضرع اور ابتہال انتہا کو پہنچ جاتا ہے اور موت کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تب فضل الٰہی آسمان سے نازل ہوتا ہے اور معرفت کی راہیں بندہ پر کھولی جاتی ہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ نے یہاں بیت اللہ کے قیام کی غرض بتائی کہ یہاں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو دعا اپنی تمام شرائط کے ساتھ کرے گی اور دعا میں ان پر ایک موت کی سی کیفیت وارد ہوگی اور ان کا وجود کلیۃً فنا ہو جائے گا اور پانی بن کر آستانہ ربّ پر بہہ نکلے گا اور وہ جانتے ہوں گے کہ ہم اپنے اعمال کے نتیجہ میں (محض اعمال کے نتیجہ میں) کچھ حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہم دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب نہ کریں اس لئے انتہائی قربانیاں دینے کے بعد بھی وہ اپنی قربانیوں کو کچھ چیز نہ سمجھیں گے اور ہر وقت اپنے ربّ سے ترساں اور لرزاں رہیں گے اور انتہائی قربانیوں کے باوجود ان کی دعا یہ ہوگی کہ جو کچھ ہم تیرے حضور پیش کر رہے ہیں وہ ایک حقیر سا تحفہ ہے۔ تیری شان تو بہت بلند ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ تیرے حضور ہمارا یہ تحفہ قبول ہونے کے لائق نہیں لیکن تو بڑا رحم کرنے والا ربّ ہے ہمارے اس حقیر تحفہ کو قبول فرما اور ہماری غفلتوں اور ہماری حقیر مساعی کو چشم مغفرت سے دیکھ اور رحمت کے سامان پیدا کر تا کہ ہماری مساعی اور کوششیں تیرے حضور قبول ہو جائیں۔ غرض اس قسم کی قوم پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خانہ کعبہ کی از سرِ نو تعمیر سے اٹھارہواں مقصد یہ ہے کہ دنیا یہ جانے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے حضور اس رنگ میں دعائیں کرتے ہیں وہی ہیں جو اپنے ربّ کی صفت سمیع کا نظارہ دیکھتے ہیں اور پھر دنیا دیکھتی ہے کہ ہمارا ربّ جو ہے وہ سننے والا ہے۔ وہ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری دعاؤں کو سنا۔ پس خانہ کعبہ کے قیام کے نتیجہ میں خدائے سمیع کی معرفت دنیا حاصل کرے گی۔

انیسواں مقصد یہ ہے کہ دنیا اس کے ذریعہ سے خدائے علیم کی معرفت حاصل کرے گی یہ نہیں ہوگا کہ بندہ نے اپنے علم ناقص کے نتیجہ میں جو دعا کی اسے اللہ تعالیٰ نے اسی رنگ میں قبول کر لیا بلکہ بندہ دعا کرے گا اور دعا کو انتہاء تک پہنچائے گا تو اس کا ربّ اس کی دعا کو سنے گا اور قبول کرے گا مگر قبول کرے گا اپنے علم غیب کے تقاضا کو پورا کرتے ہوئے یعنی جس رنگ میں وہ دعائیں قبول ہونی چاہئیں اس رنگ

میں۔بعض دعاؤں کا رد ہو جانا یا بعض دعاؤں کا اس شکل میں پورا نہ ہونا جس رنگ میں کہ وہ کی گئی ہیں یہ ثابت نہیں کرے گا کہ خدا سمیع نہیں ہے یا قادر نہیں ہے بلکہ وہ یہ ثابت کرے گا کہ خدا تعالیٰ ہی کی ذات علام الغیوب ہے۔تو خانہ کعبہ کی بنیاد اس لئے رکھی گئی کہ خدا تعالیٰ کے بندے خدائے علیم سے متعارف ہو جائیں اور اس کو جاننے لگیں اور پہچاننے لگیں۔

بیسویں غرض یہاں یہ بیان کی گئی ہے کہ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ یعنی اُمت مسلمہ ہماری ذریت میں سے بنائیو۔اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ بتایا ہے کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ جس وقت محمد ﷺ دنیا کی طرف مبعوث ہوں تو آپ کی قوم ''أُمَّةً مُّسْلِمَةً '' بننے کی اہلیت رکھتی ہو اور ابراہیمی دعاؤں کے نتیجہ میں وہ أُمَّةً مُّسْلِمَةً بن بھی جائے گی اور اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ وہ نبی جس کا وعدہ دیا گیا ہے کہ وہ مکہ میں پیدا ہوگا مگر تم دعا کرتے رہو کہ اے خدا! ہماری اور ہماری نسلوں کی کسی غفلت اور کوتاہی کے نتیجہ میں کہیں ایسا نہ ہو کہ تیرے نزدیک ہم اس قابل نہ رہیں کہ وہ وعدہ ہمارے ساتھ پورا ہو بلکہ کسی اور قوم میں وہ نبی مبعوث ہو جائے تو فرمایا میری اولاد کو ہی اُمت مسلمہ بنانا۔پہلے مخاطب وہی ہوں اور سب کے سب قبول کرنے والے بھی وہی ہوں۔

پس یہاں یہ بتایا ہے کہ وہ اُمت جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل (علیہما السلام) کی ذریت سے پیدا ہونے والی ہے وہ اُمت مسلمہ بنے۔اس نبی کا انکار نہ کرے۔اس نبی پر ایمان لا کر جو ذمہ داریاں ان کے کندھوں پر پڑیں وہ ان کو نباہنے کی قوت اور استعداد رکھنے والی ہو۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ان کو ایسی ہی قوم بنانا چاہتے ہیں اور اسی غرض سے ہم نے خانہ کعبہ کی از سرِ نو تعمیر کروائی ہے۔

اکیسواں مقصد یہاں یہ بیان فرمایا کہ أَرِنَا مَنَاسِكَنَا اس میں اس طرف اشارہ فرمایا کہ مکہ معظّمہ سے ایک ایسا رسول ﷺ پیدا ہوگا جو دنیا کی طرف اس وقت آئے گا جب وہ اپنی روحانی اور ذہنی نشوونما کے بعد ایسے مقام پر پہنچ چکی ہوگی کہ وہ کامل اور مکمل شریعت کی حامل بن سکے۔ایسی شریعت جس میں پہلی شریعتوں کے مقابلہ میں لچک ہے۔ایسی شریعت جس میں مناسب حال عمل کرنے کی تعلیم دی گئی ہو اور ایسی شریعت جو ہر قوم اور ہر زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے والی ہو۔ أَرِنَا مَنَاسِكَنَا ہمارے مناسب حال جو کام اور جو عبادتیں ہیں جو ذمہ داریاں ہیں وہ ہمیں دکھا اور سکھا۔یعنی قرآنی شریعت کو ہم پر نازل فرما۔

پس أَرِنَا مَنَاسِكَنَا میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب وہ رسول آئے گا اس کا تعلق دنیا کی ساری اقوام

سے ہوگا اور ہر زمانہ سے ہوگا۔ پس دعا کرتے رہو کہ اے ہمارے ربّ قوم قوم کی ضرورتوں اور طبیعتوں میں فرق اور زمانہ زمانہ کے مسائل میں فرق کے پیش نظر شریعت ایسی کامل اور مکمل بھیجنا کہ جو ہر قوم کے فطرتی تقاضوں کو پورا کرنے والی ہو اور ہر زمانہ کے مسائل کو وہ سلجھانے والی ہو۔ قیامت تک زندہ رہنے والی ہوتا جس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی ہے وہ پوری ہو۔

بائیسویں غرض اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ تُبْ عَلَيْنَا ۔اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو آخری شریعت یہاں نازل کی جائے گی اس کا بڑا گہرا تعلق رَبِّ تَوَّابِ سے ہوگا اور اس شریعت کے پیرو اس حقیقت کو پہچاننے والے ہوں گے کہ توبہ اور مغفرت کے بغیر معرفت کا حصول ممکن نہیں ہے اس لئے وہ بار بار اس کی راہ میں قربانیاں بھی دینے والے ہوں گے اور بار بار اس کی طرف رجوع بھی کرنے والے ہوں گے اور کہیں گے کہ اے خدا! ہماری خطاؤں کو معاف کر دے۔ وہ ایسی قوم ہوگی کہ جو نیکی کرنے کے بعد بھی اس بات سے ڈر رہی ہوگی کہ کہیں ہماری نیکی میں کوئی ایسا رخنہ نہ رہ گیا ہو جس سے ہمارا ربّ ناراض ہو جائے وہ ہر وقت استغفار اور توبہ میں مشغول رہنے والی قوم ہوگی۔

تیئسواں مقصد اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ کہ ہم محمد (رسول اللہ ﷺ) کا مولد اسے بنانا چاہتے ہیں ہم اسے ایسا مقام بنانا چاہتے ہیں کہ جس کے ماحول میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ، عاجزی اور انکسار کے ساتھ، عشق اور محبت کے ساتھ کی گئیں دعاؤں کے نتیجہ میں ہم اپنے ایک عبد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو محمدیّت کے مقام پر کھڑا کریں گے اور اس کے ذریعہ سے ایک ایسی شریعت کا قیام ہوگا اور ایک ایسی اُمت کو جنم دیا جائے گا کہ جو زندہ نشان اپنے ساتھ رکھتی ہوگی يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ اور زندہ خدا کے ساتھ اور زندہ نبی کے ساتھ اور زندہ شریعت کے ساتھ ان کا تعلق ہوگا اور ان کو کامل شریعت کا سبق دیا جائے گا لیکن ناسمجھ بچوں کو جس طرح کہا جاتا ہے ان سے یہ نہیں کہا جائے گا کہ ہم کہتے ہیں اور تم مانو۔ اللہ تعالیٰ ان کی عقل اور فراست کو تیز کرنے کے لئے اپنے احکام کی حکمت بھی ان کو بتائے گا اس نبی کے ذریعہ اور اس طرح وہ کچھ ایسے پاک کر دئے جائیں گے کہ اس قسم کی پاکیزگی کسی پہلی قوم کو حاصل نہ ہوئی ہوگی اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے ہماری عقل بھی تسلیم کرتی ہے کیونکہ اگر پہلی اُمتوں پر نسبتاً ناقص شریعتوں کا نزول ہوا اور اس ناقص راہ نمائی کے نتیجہ میں ان کا تزکیہ ہوتو وہ تزکیہ کامل نہیں وہ ان کی فطرت کے مطابق ان کی استعداد کے مطابق، ان کی قوت کے مطابق تو ہے

لیکن وہ کامل تزکیہ نہیں ہے کیونکہ جو تعلیم انہیں دی گئی ہے وہ کامل نہیں کیونکہ ان کی استعداد ابھی کامل نہیں۔ پھر جب وہ قوم پیدا ہوگئی جو کامل شریعت کی حامل ہونے کی استعداد رکھتی تھی تو ان میں سے جن لوگوں نے انتہائی قربانیاں دے کر اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اس کے تمام احکام پر عمل کر کے اور تمام نواہی سے بچتے ہوئے اس کے حضور گریہ وزاری میں اپنی زندگی گزاری ان کو جو تزکیہ نفس حاصل ہوگا (محض خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ کہ ان کے اعمال کے نتیجہ میں) وہ ایک ایسا کامل تزکیہ ہوگا۔ وہ ایک ایسی مکمل طہارت اور پاکیزگی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی ایسی خوشنودی اور رضا ہوگی کہ اس قسم کی رضا پہلی قوموں نے حاصل نہیں کی ہوگی۔

پس اللہ تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ تیئسویں غرض بیت اللہ کے قیام کی یہ ہے کہ ایک خیر الرسل ﷺ دنیا کی طرف مبعوث کیا جائے اور پھر انسان کو اس ارفع مقام پر لا کھڑا کیا جائے جس ارفع مقام پر کھڑا کرنے کے لئے ہم نے اسے پیدا کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی اپنے فضل سے ان بندوں میں شامل کرے کہ ہم تو انتہائی طور پر کمزور اور نالائق اور خطاکار اور گنہگار اور ناسمجھ اور شہوات نفسانیہ میں پھنسے ہوئے ہیں لیکن اگر وہ چاہے اور اس کا فضل ہم پر نازل ہو تو ہر قسم کے گند سے وہ ہمیں اٹھا کر پاکیزگی کی ان رفعتوں تک پہنچا سکتا ہے جن کا وعدہ اس نے اُمت مسلمہ سے کیا ہے۔

آئندہ خطبات میں انشاء اللہ میں ان تئیس مقاصد اور اغراض کو نبی کریم ﷺ کے ذریعہ جس طرح پورا کیا گیا ہے اس کی تفصیل بیان کروں گا۔ آہستہ آہستہ میں آپ کو اس طرف لا رہا ہوں جس کی طرف میں نے پہلے بھی اشارہ کیا ہے کہ ایک اہم امر کی طرف اللہ تعالیٰ نے میری توجہ کو پھیرا ہے اور جماعتی تربیت کے لئے وہ پروگرام بڑا ہی اہم ہے۔

بہر حال میں کوشش کر رہا ہوں آپ کو ذہنی طور پر تیار کرنے کی مگر میں کیا اور میری زبان میں اثر کیا؟ جب تک اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری زبان میں اثر پیدا نہ کرے اور آپ کے دلوں کو اس اثر کے قبول کرنے کی توفیق عطا نہ کرے۔ اس لئے آپ دعائیں کرتے رہیں میں بھی دعا کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری جماعت سے وہ کام لے جس کام کے لئے اس نے اسے قائم کیا ہے (۔آمین)

(روزنامہ الفضل ۳۰؍اپریل ۱۹۶۷ء صفحہ ۱ تا ۴)